سوال

(303)فرقہ مسعودیہ کے اعتراضات اوران کے جوابات

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مسند احمد کی حدیث براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"فتُعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ" (مشکوۃ باب مایقال عند من حضرہ الموت الفصل الثالث)

اس حدیث کو کن کن محدثین نے صحیح قرار دیا ہے؟ ان کے نام اور حوالہ جات مفصل تحریر کریں۔کتاب اور صفحہ نمبر ضرور تحریر کیجئے گا۔زاذان اور منہال بن عمرو کو کن محدثین نے قابل حجت قرار دیا ہے۔ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ ، ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ ، اورالبانی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق کو یہ لوگ تسلیم نہیں کرتے۔(وقار علی مبین الیکٹرونکس امین پارک لاہور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ کے سوالات کے جوابات درج ذیل ہیں۔

1۔حدیث براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث کی درج ذیل کتابوں میں تفصیل اور اختصار کے ساتھ منہال بن عمرو عن زاذان عن البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سند کے ساتھ موجود ہے۔

1۔سنن ابی داؤد(ح4754،4753،3212)

2۔سنن ابن ماجہ(ح1549،1548)

3۔سنن النسائی(4/78ح2003)

4۔مسند الامام احمد(4/287،288،297)

5۔زوائد مسند احمد لعبداللہ بن احمد(4/296)

6۔ مصنف عبدالرزاق (3/580،582، ح6737)

7۔ مسند الطیالسی (ص102،103، ح753)

8۔ مصنف ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ (3/380،382، ح12058)

9۔ زہد ہناد بن السری (1/205،207ح339)

10۔ مسند ابی عوانہ کمافی رحمۃ اللہ علیہ اتحاف المھرۃ لابن حجر رحمۃ اللہ علیہ (2/459، ح2063)

11۔ الشریعہ للاجری (ص367۔370ح864۔867)

12۔ زوائد الزہد لحسین بن الحسن المروزی (ص430۔433ح1219)

13۔ التوحید لابن خزیمہ (ص119،120)

14۔ المستدرک للحاکم (1/37۔39/40) وقال: "صحیح علی شرط الشیخین" وقال الذہبی: "وھو علیٰ شرطھما"

15۔ تفسیر الطبری (8/129،13/143)

16۔ عذاب القبر للبیہقی (20) وقال (19) "ھذا حدیث کبیر صحیح الاسناد"

17۔ شعب الایمان للبیہقی (395) وقال ھذا حدیث صحیح الاسناد"

18۔ المعجم الوسط للطبرانی (ح3023،7413)

19۔ تفسیر ابن ابی حاتم (5/1477،1478ح8465)

20۔ مسند الرویانی (1/263۔267، ح392)

21۔ تاریخ دمشق لابن عساکر (63/268،269)

اسے درج ذیل محدثین نے صحیح قرار دیا ہے۔

1۔ بیہقی (2) حاکم (3) ذہبی

4۔ القرطبی فی التذکرۃ فی احوال الموتی وامور الآخرۃ (ص119)

5۔ ابو عوانہ روی حدیثہ فی صحیحہ (کتاب الروح ص60 اتحاف المھرۃ 2/459) بعض لوگوں نے زاذان اور منہال بن عمرو پر جرح کی ہے لہٰذا ان دونوں راویوں کے حالات علی الترتیب وبالتفصیل پیش خدمت ہیں:

"ابو عمر زاذان الکندی الکوفی صحیح مسلم اور سنن اربعہ کے راوی ہیں"

صحیح مسلم: (1657،1997/57)

ترمذی: (1846)(1868وقال: حسن صحیح)(1986،2566،3812)

ابوداؤد: (249،3212،3761،5168)

النسائی: (1283،2003،5648)

ابن ماجہ: (599،1548،1549،1555،4021)

ابن خزیمہ: (2791)

ابن حبان: (الاحسان 2/134ح910)

اب زاذان پر جرح مع تبصرہ پیش خدمت ہے۔

1۔ سلمہ بن کہیل۔ "أبو البختري أعجب إلی"

(کتاب المعرفۃ والتاریخ لیعقوب بن سفیان 2/795)وسندہ صحیح)

یعنی اس کے بجائے مجھے ابو البختری الطائی زیادہ محبوب وپسندیدہ ہے۔

یہی قول دوسرے علماء نے اختصار وتفصیل اور معمولی اختلاف کے ساتھ نقل کیا ہے۔ دیکھئے تہذیب التہذیب وغیرہ ابو البختری سعید بن فیروز الطائی صحاح ستہ کے راوی اور ثقہ تھے۔ دیکھئے تہذیب الکمال للمزی (7/278،279)

تنبیہ:

سلمہ بن کہیل 121ھ یا 123ھ میں فوت ہوئے۔ (تہذیب الکمال 7/459،460)

وہب بن وہب الاسدی المدنی القاضی 121ھ یا اس کے بعد پیدا ہوا۔

دیکھئے سیر اعلام النبلاء (9/375)قال: توفی سنۃ ماتئین ولہ بضع وسبعون سنۃ)

لہٰذا سلمہ بن کہیل کے قول کا مصداق وہب بن وہب قطعاً نہیں ہے اور کتاب المعرفۃ کی صراحت "الطائی" اس سلسلے میں فیصلہ کن ہے کیونکہ الطائی صرف سعید بن فیروز ہے وہب بن وہب نہیں۔ سعید بن فیروز الطائی چونکہ ثقہ تھے لہٰذا انھیں زاذان پر ترجیح دینا کوئی جرح نہیں ہے۔ سلمہ بن کہیل نے ابو البختری الطائی کے ایک قول کو بطور حجت پیش کیا ہے۔

(المعجم لابن الاعرابی: 431وسندہ قوی)

2۔ الحکم بن عتیبہ : حکم نے زاذان سے روایت نہ لینے کا سبب یہ بیان کیا :

"اکثر یعنی من الروایۃ" اس نے بہت سی روایتیں بیان کی ہیں ۔ (الجرح والتعدیل 3/614 وسندہ صحیح وکتب اخریٰ)

ظاہر ہے کہ بہت سی روایتیں بیان کرنا کوئی جرح نہیں بلکہ خوبی ہے ۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہت سی حدیثیں بیان کی ہیں حتیٰ کہ بعض علماء نے ان کے بارے میں بھی کہہ دیا تھا کہ "اکثر ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ "ابوہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے کثرت کردی ۔

(صحیح مسلم: 2497/160 ۔ وصحیح البخاری: 2047)

3۔ ابواحمد الحاکم الکبیر النیسابوری :

"لیس بالمتین عندہم"

"وہ ان کے نزدیک المتین نہیں تھے ۔ (تاریخ دمشق لابن عساکر 20/213)

یہ جرح کئی لحاظ سے مردود ہے ۔

ا۔ المتین کی نفی کا یہ مطلب نہیں کہ وہ متین (بغیر الف لام) بھی نہیں ہے لہٰذا ایسا راوی اگر جمہور سے توثیق ثابت ہو تو حسن الحدیث سے کم نہیں ہوتا ۔

ب : "عندہم "یعنی ان (نامعلوم لوگوں) کے نزدیک لیس بالمتین ہونا اس لیے بھی مردود ہے کہ یہ نامعلوم لوگ کون ہیں؟ ظاہر ہے کہ مجہول کی جرح کا کوئی اعتبار نہیں ہے ۔

ج : ابواحمد الحاکم (پیدائش 290ھ او قبلھا 285ھ وفات 378ھ) بہت بعد کے علماء میں سے ہیں، امام ابن معین وغیرہ کے مقابلے میں مجہول لوگوں سے ان کی نقل کردہ جرح مردود ہے ۔

4۔ حافظ ابن حجر العسقلانی :

"صدوق یرسل وفیہ شیعیۃ" (تقریب التہذیب: 1988)

یعنی یہ سچے تھے مرسل روایتیں بیان کرتے تھے اور ان میں شیعیت ہے ۔

مرسل روایتیں بیان کرنا کوئی جرم نہیں ہے ۔ امام ابوداود کی کتاب المراسیل پڑھ لیں ۔

امام عطاء بن ابی رباح وغیرہ بہت سے تابعین مرسل روایتیں بیان کرتے تھے ۔

"فیہ شیعۃ" (ان میں شیعیت ہے) والی بات دو وجہ سے مردود ہے ۔

اول : حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے تہذیب التہذیب میں اس قول کا ذکر وماخذ بیان نہیں کیا اور تقریب التہذیب، تہذیب ہی کا خلاصہ ہے ۔ جب اصل میں ایک قول ہے ہی نہیں تو خلاصے میں کہاں سے آگیا؟

دوم : حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ سے پہلے یہ قول محمد بن عمر الواقدی (کذاب) سے مروی ہے ۔ عن محمد بن عمر (الواقدی) "وکان من شیعۃ علی" اور وہ بھی جماعت میں سے تھے ۔

(کتاب الکنیٰ للدولابی 2/42وتاریخ دمشق لابن عساکر20/218)

واقدی کذاب ومتروک تھا۔ دیکھئے میزان الاعتدال وغیرہ۔

ابراہیم بن ہاشم غیر موثق ہے۔ دیکھئے تاریخ بغداد(6/202،203)

محمد بن ابراہیم ہاشم بھی غیر موثق ہے۔ (انظر تاریخ بغداد1/399)

محمد ابراہیم کا شاگرد صاحب الکنی محمد بن احمد بن حماد الدولابی ضعیف ہے۔

دیکھئے میزان الاعتدال(3/459)

معلوم ہوا کہ "فیہ شیعیۃ" والاقول ہر لحاظ سے باطل ہے۔ یہ کل جرح تھی۔ ابن حبان کی جرح کا ذکر آخر میں آرہا ہے اب زاذان کی توثیق وتعدیل بھی پڑھ لیں۔

1۔ یحییٰ بن معین : ثقہ (سوالات ابن الجنید:249)

2۔ خطیب بغدادی : کان ثقہ(تاریخ بغداد8/487)

3۔ العجلی : ثقہ(تاریخ الثقات:450)

4۔ مسلم :احتج بہ فی صحیحہ(1657،1997/57)

5۔ ابن عدی : واحادیثہ لاباس بھا اذاروی عنہ ثقہ(الکامل3/1091)

6۔ ابن سعد : وکان ثقہ قلیل الحدیث(الطبقات الکبری6/179)

7۔ ابو عوانہ الاسفرائنی :احتج بہ فی صحیحہ(290-5289)

8۔ ابن الجارود : روی لہ فی المنتقیٰ:842)

معلوم ہوا کہ ابن الجارود کے نزدیک زاذان صحیح الحدیث ہے۔

دیکھئے میرا مضمون "نصر الرب فی توثیق سماک بن حرب"(ق ص14)میری کتاب : تحقیقی اور علمی مقالات(ج1ص434)

9۔ الحاکم : صح لہ فی المستدرک

10۔ الذہبی : وکان ثقہ صادقاً(سیر اعلام النبلاء4/280)

حافظ ذہبی نے میزان الاعتدال(2/63)میں "صح" لکھ کر اپنے نزدیک زاذان کی توثیق کا اشارہ کردیا ہے اور یہ کہ اس پر جرح باطل ہے۔

دیکھئے لسان المیزان(2/159)ترجمہ : حارث بن محمد بن ابی اسامۃ

11۔ابن شاہین : ثقہ (الثقات : 417)

12۔ابن خزیمہ : احتج بہ فی صحیحہ (2791)

13۔ابو نعیم اصبہانی : "الناصح الجاب والرائح المثاب "(حلیۃ الاولیاء 4/199)

ابو نعیم اصبہانی نے زاذان کو اہل السنہ کے اولیاء میں ذکر کیا ہے۔(حلیۃ الاولیاء 204،4/199)

معلوم ہوا کہ وہ ان کے نزدیک شیعہ نہیں تھے۔

امام النسائی : لیس بہ باس (تاریخ دمشق 20/212،وسندہ ضعیف)

اس میں امام نسائی کے شاگرد اور بیٹے ابو موسی عبدالکریم بن احمد بن شعیب النسائی کے حالات نہیں ملے ، باقی ساری سند صحیح ہے۔

14۔ بیہقی : صح لہ فی شعب الایمان (395) واثبات عذاب القبر (ح 19) بتحقیقی

15۔القرطبی : صح لہ فی التذکرۃ (ص 119) کما تقدم

16۔ابن کثیر : "فرزقہ اللہ التوبۃ علی ید عبداللہ بن مسعود وحصلت لہ إنابۃ ورجوع إلی الحق ، وخشیۃ شدیدۃ"

(البدایۃ والنہایۃ 9/50)

17۔ابن حجر العسقلانی : صدوق یرسل وفیہ شیعیہ "(تقریب : 1988)

یرسل اور فیہ شیعیہ کا جواب پر گزر چکا ہے متقدمین کی اصطلاح میں تشیع اور رفض کا فرق ہے لہذا یہ لفظ جو کہ ثابت بھی نہیں ہے حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی جرح نہیں ہے۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ البراء والی حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں۔

"کما ثبت فی الحدیث" (جیسا کہ حدیث میں ثابت ہوا) (فتح الباری 3/235 تحت ح 1374)

18۔ابو موسی الاصبہانی : حسنہ (الترغیب الترہیب 4/369)

19۔ابن القیم : قال فی حدیثہ "فالحدیث صحیح لاشک فیہ" (کتاب الروح ص 65)

20۔ابن تیمیہ : حسن حدیثہ (مجموع فتاوی 4/290)

21۔الضیاء المقدسی : اخرج حدیثہ فی المختارۃ (2/74 ح 451)

22۔المنذری : ثقہ مشہور (الترغیب الترہیب 4/369 ح 5221)

23۔الترمذی : صحح لہ کما تقدم (ص23)

معلوم ہوا کہ محدثین کرام کی بہت بڑی اکثریت زاذان کو ثقہ و صدوق اور صحیح الحدیث و حسن الحدیث قرار دیتی ہے لہٰذا چند علماء کی غیر مفسر و غیر ثابت جرح ان کے مقابلے میں مردود ہے۔

حافظ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کا زاذان کے بارے میں رویہ عجیب و غریب ہے وہ انھیں کتاب الثقات (4/265) میں ذکر کرتے ہیں اور کہتے ہیں۔ "یخطئ کثیراً" وہ بہت غلطیاں کرتا تھے۔

ظاہر ہے کہ جو بہت غلطیاں کرے وہ ضعیف ہوتا ہے ثقہ نہیں ہوتا لہٰذا سے کتاب الثقات میں ذکر کرنے کا کیا فائدہ؟ اگر ثقہ ہے تو وہ "یخطئ کثیراً" بالکل نہیں ہے۔

گویا حافظ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کا قول اور الثقات میں راوی کا ذکر دونوں متناقض ہوگئے۔ اگر امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کے دو اقوال میں تعارض و تناقض واقع ہو جائے تو دونوں ساقط ہو جاتے ہیں (قال الذہبی : "فتساقط قولاہ" میزان الاعتدال 2/552 ترجمہ عبدالرحمان بن ثابت بن الصامت) یہی اصول دیگر لوگوں کے بارے میں بھی ہے۔

حافظ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے زاذان کو کتاب : مشاہیر علماء الامصار (ت : 7751 میں بھی ذکر کیا ہے (ص104) اور کہا : ""وکان یہم فی الشیء بعد الشیء" یعنی اسے بعض دفعہ بعض اشیاء میں وہم ہو جاتا تھا۔ معلوم ہوا کہ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے "یخطئ کثیراً" سے رجوع کر لیا ہے۔ اس رجوع کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ زاذان کی روایت اپنی صحیح میں لائے ہیں۔ (الاحسان 2/134ح910)

یعنی یہ ان کے نزدیک صحیح الحدیث تھے۔

خلاصہ یہ ہے کہ زاذان پر منکرین عذاب القبر کی نقل کردہ تمام جرحیں باطل و مردود ہیں اور زاذان ابو عمر ثقہ و صحیح الحدیث تھے۔ والحمدللہ۔

المستدرک للحاکم (1/39) میں مختصر روایت میں ابو اسحاق السبیعی نے زاذان کی متابعت کر رکھی ہے۔ براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسے عدی بن ثابت بھی بیان کرتے ہیں (کتاب الروح ص66) اس کا راوی عیسیٰ بن المسیب جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔

خلاصۃ التحقیق : زاذان ابو عمر رحمۃ اللہ علیہ ثقہ و صحیح الحدیث ہیں اور ان پر ڈاکٹر مسعود عثمانی وغیرہ کی جرح مردود ہے والحمدللہ۔

منہال بن عمرو، میزان جرح وتعدیل میں

منہال بن عمرو صحیح بخاری و سنن اربعہ کے راوی ہیں۔

صحیح البخاری : 3371،5515، سورۃ حم السجدۃ باب : اقبل ح4816)

ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ 3106،4737،5217)

ترمذی : 3872،3781،3611،3355،2083،206) نسائی : 894،893،3009،5451) ابن ماجہ : 971،615،339،120، 4021،3535،2112،1549،1548، ابن حبان : الاحسان 2968،6921، موارد : 714،2229)

ابن خزیمہ : 2830۔

المختارۃ للضیاء المقدسی 3/368۔386،ح 412،394۔

الحاکم :1/342،343،364،365،4/213۔

اب منہال پر جرح کے اقوال مع تبصرہ پیش خدمت ہیں۔

1۔شعبہ :امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا :

"ترک شعبۃ المنہال بن عمرو علی عمد"شعبہ نے جان بوجھ کر نہال کو ترک کر دیا تھا۔(الضعفاء للعقیلی 4/236،والجراح والتعدیل 8/357

شعبہ 160ھ میں فوت ہوئے اور امام احمد 164ھ میں پیدا ہوئے لہذا یہ قول بے سند اور منقطع ہونے کی وجہ سے مردود ہے۔

وہب بن جریر سے روایت ہے کہ شعبہ نے فرمایا :

"أتیت منزل منہال بن عمرو فسمعت منہ صوت الطنبور، فرجعت ولم أسأله"

میں منہال بن عمرو کے گھر کے پاس آیا تو میں نے وہاں سے طنبور (باجے) کی آواز سنی میں واپس چلا گیا اور اس سے پوچھا تک نہیں۔

وہب نے کہا کہ میں نے کہا :

"ہلا سألتہ؛فعسی کان لا یعلم!"

اور آپ نے اس سے پوچھا کیوں نہیں ؟ہوسکتا ہے کہ اسے پتہ ہی نہ ہو۔(کتاب الضعفاء للعقیلی 4/237

معلوم ہوا کہ امام شعبہ کی جرح صحیح نہیں ہے۔

حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ اس جیسی شعبہ کی جرح نقل کرکے فرماتے ہیں۔وھذا لا یوجب غمز الشیخ"اور اس سے شیخ پر جرح لازم نہیں ہوتی۔(میزان الاعتدال 4/192

1۔شعبہ کی منہال پر جرح اس کی بیان کردہ ایک خاص حدیث "حدیث ابی بشر عن مجاہد حدیث الطیر"سے ہے۔

دیکھئے کتاب العلل لاحمد (1271)وموسوعہ اقوال احمد (3/404)واللفظ لہ

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں روی عنہ منصور و شعبہ التاریخ الکبیر 8/12)

یعنی منہال سے منصور اور شعبہ نے روایت بیان کی ہے۔

راقم الحروف نے اپنے رسالۃ "نصر الرب"میں ثابت کیا ہے شعبہ عام طور پر اپنے نزدیک صرف ثقہ سے روایتیں کرتے تھے۔(ص13)

لیکن حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے بغیر کسی مستند حوالے کے لکھا ہے "ثم ترکہ بآخرہ"

(الکاشف:5752)یعنی شعبہ نے آخر میں منہال کو ترک کر دیا تھا۔واللہ اعلم 2۔مغیرہ (بن قاسم) صاحب ابراہیم مغیرہ سے منسوب جرح تاریخ دمشق (63/3274)میں

مذکور ہے اس کا راوی محمد بن عمر الحنفی مجہول ہے۔

حافظ ابن حجر لکھتے ہیں:

"محمد بن عمر الحنفي راوي الحكاية فيه نظر"

(اس) حکایت کے راوی محمد بن عمر الحنفی میں نظر ہے۔ (تہذیب التہذیب 10/320)

3۔ یحییٰ القطان: حاکم نے بغیر سند اور بغیر کسی حوالے کے نقل کیا کہ غمزہ یحییٰ سعید (القطان) یعنی یحییٰ القطان نے منہال پر جرح کی۔ (میزان الاعتدال 4/192) یہ جرح تین وجہ سے مردود ہے۔

1۔ جرح غیر مفسر ہے۔ (2) جرح کے ثبوت میں نظر ہے۔

3۔ جمہور محدثین کی توثیق کے خلاف ہے۔

4۔ جوزجانی نے کہا: سئ المذہب (احوال الرجال: 43)

تاریخ دمشق میں یہ اضافہ ہے۔ وقد جری حدیثہ (63/275)

5۔ ابن حزم نے کہا: لیس بالقوی (سیر اعلام النبلاء 5/184)

6۔ یحییٰ بن معین: اس کی شان گھٹاتے تھے، (تاریخ دمشق 63/275)

اس کے راوی احوص بن مفضل کو دارقطنی نے لیس بہ باس کہا اور ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

"وأورد..... حديثا منكرا، ليس في سنده من يتهم به غيره"

(لسان المیزان 1/ی 332 ت 1022)

تنبیہ:

احوص بن المفصل کے بارے میں راجح یہی ہے کہ وہ لیس بہ باس (یعنی صدوق حسن الحدیث) تھے۔ دیکھئے سوالات السہمی للدارقطنی (208)

ان جارحین کے مقابلے میں معدلین و موثقین کے اقوال بھی پڑھ لیں۔

1۔ یحییٰ بن معین: ثقہ (تاریخ یحییٰ بن معین: 1087 الجرح والتعدیل 8/357)

2۔ العجلی: ثقہ (تاریخ الثقات: 1643)

3۔ الدارقطنی: صدوق (سوالات الحاکم للدارقطنی: 484)

4۔البخاری: روی لہ فی صحیحہ (3371،5515)

5۔ابن خزیمہ: روی لہ فی صحیحہ (2830)

6۔ابن حبان روی لہ فی صحیحہ (موارد: 2229،714، الاحسان: 2967،6921)

7۔الضیاء المقدسی: روی لہ فی المختارۃ (386،3/368، ح 412،394)

8۔الحاکم: صحح لہ فی المستدرک (3/213،365،364،343،1/342) وغیرہ

9۔الترمذی: قال فی حدیثہ: "حسن صحیح" (2060)

10۔ابن شاہین: ثقہ (الثقات: 1412)

11۔ بیہقی: صحح حدیثہ (شعب الایمان: 395)

12۔ابو عوانہ: روی لہ فی صحیحہ (اتحاف المھرۃ 2/459 ح 2063)

13۔الذہبی: صحح حدیثہ (تلخیص المستدرک 1/37۔40)

ذہبی نے میان الاعتدال میں منہال کے ساتھ "صح" کی علامت لکھی ہے۔ (4/192

تعدیل زاذان حوالہ نمبر 10) میں بحوالہ لسان المیزان (2/159) گزر چکا ہے کہ حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ایسے راوی پر جرح باطل ہوتی ہے اس کے باوجود حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے سیر اعلام النبلاء (5/184) میں یہ عجیب و غریب بات لکھ دی ہے۔

"حَدِیثُہُ فِی شَأْنِ القَبْرِ بِطُوْلِهِ فِیْهِ نَکَارَۃٌ وَغَرَابَۃٌ"

یعنی اس کی عذاب القبر والی حدیث میں اجنبیت اور راوپر اپن ہے۔

ذہبی کا یہ قول ان کی تعدیل کے مقابلے میں باطل ہے۔

14۔محمد بن اسحاق بن یحییٰ بن مندہ صحح حدیثہ فی کتاب الایمان (2/820 ح 844)

15۔ابن حجر العسقلانی رحمۃ اللہ علیہ: صدوق / ربما وھم (تقریب التہذیب: 6918)

ایسا راوی حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اور عام محدثین کے نزدیک حسن درجے کا ہوتا ہے۔

تحریر تقریب التہذیب میں حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کے قول پر تنقید کرتے ہوئے لکھا ہوا ہے۔

"بل ثقۃ فقد وثقہ الائمۃ: ابن معین والنسائی والعجلی وذکرہ ابن حبان فی الثقات ولم یجرح بجرح حقیقی" (3/421)

النسائی : حافظ المزی نے بغیر کسی سند کے نسائی سے نقل کیا کہ "ثقہ یعنی منہال ثقہ ہے۔ (التہذیب الکمال 18/412)

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ جمہور محدثین کے نزدیک منہال ثقہ وصدوق تھے لہٰذا ان کی یہ روایت صحیح یا حسن لذاتہ ہے۔ ان کی بیان کردہ حدیث کی تائید والی روایتیں بھی ہیں مثلاً :

سنن ابن ماجہ (کتاب الزھد باب ذکر الموت والاستعداد لہ (ح 4262) والی حدیث "ثم تصیر الی القبر" یعنی پھر قبر میں روح جاتی ہے۔ اس کی سند بالکل صحیح ہے۔

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ, حَدَّثَنَا شَبَابَةُ, عَنْ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ, "عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ, عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ, عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ, عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ"

اس سند میں نہ زاذان ہیں اور نہ منہال بن عمرو اسے البوصیری (زوائد) المنذری (الترغیب والترھیب 4/370) اور ابن القیم (الروح ص 155) نے صحیح کہا ہے۔

تعدیل زاذان میں (ص 27) پر متابعت والی دو روایتیں گزر چکی ہیں مزید تفصیل کے لیے میرے بھائی محترم مولانا ابو جابر عبد اللہ الدامانوی کی کتاب الدین الخالص حصہ اول پڑھ لیں۔ (الحدیث :14)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد 1۔ کتاب الجنائز۔ صفحہ 549

محدث فتویٰ